

ALFALAH
MAGZINE

September 2021



ماہنامہ
الفلاح
ستمبر ۲۰۲۱

اعلان جنگ



فہرست

03

القرآن

04

اعلانِ جنگ

05

حضرت واصف علی واصف

06

اپنی جاگیر

08

علامہ اقبال (شاعری)

معاون خصوصی: احسان اللہ کیانی

Ehsanullahkiyani.com

مدیر: عثمان علی

رسالہ فی سبیل اللہ حاصل کرنے
لیے درج ذیل نمبر پر میج کریں۔

0347-0552110

join us on

Facebook:



www.facebook.com/
Alfalahyouthforum

join us on

YouTube:



Alfalah Youth Forum

join us on

Whatsapp:



[Name Join Alfalah] SMS to
0302-7396939

(for example)

[Usman Join Alfalah] SMS to 0302-7396939

القرآن

ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی، پھر تمہاری صورت بنائی، پھر فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو، اس پر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

پوچھا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جب کہ میں نے تجھ کو حکم دیا تھا؟ بولا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔

فرمایا، اچھا، تو یہاں سے نیچے اتر۔ تجھے حق نہیں ہے کہ یہاں بڑائی کا گھمنڈ کرے۔ نکل جا کہ درحقیقت تو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی ذلت چاہتے ہیں۔ بولا، مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

فرمایا، تجھے مہلت ہے۔

بولا، اچھا تو جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیری سیدھی راہ پر ان انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا، آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

فرمایا، نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ یقین رکھ کہ ان میں سے جو تیری پیروی کریں گے، تجھ سمیت ان سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

اعلان جنگ

زندگى كا يه سفر ايك مختصر سفر هه ليكن ايك لحاظ سه بهت طويل بهى هه، بچپن كا وه به پرواه زمانه، لڑكپن كا وه جوش و جذبه اور جوانى كه خوابوں سه له كر بڑهاپه كه پختگى اور پهر موت كه آغوش تك پهپنجه پهپنجه انسان بهت سه دشوار گهاٹیوں سه گزرتا هه، شيطان جگه جگه گهاٹ لگائے بيٹھا هوتا هه، صبح و شام هر انسان حالت جنگ ميں بسر كرتا هه، تهوڑى سه سستى كه بنا پر دشوار گهاٹیوں ميں گرنه كا خوف انسان كو چوكنا ركهتا هه۔

كيونكه انسان جانتا هه، شيطان نه اعلان جنگ كيا هوا هه وه اس زمين پر انسان كه پيدائش كه ساتھ هي پهپنچ آيا اور تب سه ايك طويل جنگ جو قيامت تك جارى رهه گى شروع كيه هوا هه۔

اس ليه اب يه هر اس انسان كا فرض هه جو اس جنگ سه باخبر هه وه باقيوں كو خبردار كره۔

اور اپنے ساتھ جنگ ميں شريك كره، تاكه اس كه ساتھ اور بهى اشرف المخلوقات انسان كل قيامت كه دن سرخرو هو سكيں۔

يه نه هو كهیں جنگ سه باخبر انسان كل قيامت والے دن الله كه بارگاه سه اس ليه دهتكار ديے جائیں كه انهنوں نه الله كه اشرف مخلوق كو اس جنگ سه خبردار كيوں نهیں كيا؟

كيونكه يه جنگ صرف انسان اور شيطان كه نهیں بلكه رحمن اور شيطان كه هه۔

شیطان نے رب ذوالجلال کی پیروی نہ کی، جب میرے رب نے پوچھا تو غلطی ماننے کے بجائے، شیطان نے کہا میں بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے، اللہ نے کہا نکل جا جنت سے، شیطان نے کہا مجھے مہلت دیں قیامت تک۔ اللہ نے مہلت دے دی، پھر شیطان بولا میں اب اس کی اولاد کو ہر طرف سے بہکاؤں گا، سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔ (انہیں نہ بہکا پاؤں گا) تب میرے رب نے کہا جو کوئی تیری پیروی کرے گا، تو میں ضرور تم سب سے دوزخ کو بھر دوں گا۔

تو باخبر انسان کل اگر خدا کی جنت میں جانا چاہتے ہیں تو کبوتر کی طرح آنکھیں بند نہ کریں، یہ دنیا فانی ہے آج یا کل سب نے اس دنیا سے جانا ہے۔

موت کا خوف ہمیں حق بات سے نہ روکنے پائے، کیونکہ موت مقررہ وقت پر ہی آئے گی، اور آخری بات یہ سفر اگرچہ بہت طویل ہے لیکن اگر یہ کہا جائے زندگی ایک مختصر سفر ہے تو شاید غلط نہ ہوگا۔

اگر مختصر ہے تو کوشش کریں اس مختصر وقت کو اللہ کے لیے صرف کر دیں۔ آنکھ بند ہونے کے بعد طویل زندگی اللہ آپ کے لیے اتنی حسین بنا دے گا کہ آپ وہم و گمان میں بھی اس زندگی کا تصور نہیں کر سکتے۔

آئیں اس جنگ کو مل کر لڑیں کل جنت کی حسین زندگی میں بھی انشاء اللہ اکٹھے ہوں گے۔



جب تم اللہ سے راضی ہو، اتنا ہی اللہ تم سے راضی ہے۔

اپنی جاگیر

پچھلے دنوں ادارہ انذار کے ذمے داروں کا ایک اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں اپنے رفقا سے میں نے یہ عرض کیا کہ میں نے یہ ادارہ ابو یحییٰ کے کاموں کے فروغ کے لیے نہیں بنایا۔ اس لیے اس ادارے کو میرے لیے نہیں بلکہ معاشرے میں سچے ایمان اور اس کے بنیادی تقاضے یعنی اعلیٰ اخلاقیات کے فروغ کے لیے کام کرنا چاہیے۔ ہمیں معقولیت، صبر، مثبت انداز فکر جیسی اقدار کے لیے کام کرنا چاہیے نہ کہ کسی فرد یا شخصیت کے لیے۔ ایمان، اخلاق اور اعلیٰ اقدار کے فروغ کے لیے جو بھی کام کر رہا ہو، آپ بلا تعصب اس کا کام آگے پھیلائیں۔ اس لیے کہ بندہ مومن کی اصل وابستگی تو اللہ اور اس کے رسول سے ہونی چاہیے نہ کہ کسی انسان سے۔

مذہبی اداروں اور تنظیموں کا یہ بنیادی المیہ ہے کہ ان کے دستور میں جو کچھ بھی لکھا ہے، عملی تربیت ایسی ہوتی ہے کہ لوگ عملاً کسی خاص شخصیت کے گرد ہی گھومتے رہتے ہیں۔ وہ شخصیت مر جاتی ہے تو اس کا تخلیق کردہ لٹریچر اور اسی کے مطابق ڈھلی ہوئی شخصیات اس کی جگہ لے لیتی ہیں۔ یہی چیز کچھ عرصے میں سخت قسم کے گروہی تعصبات اور نفرت و عداوت پھیلانے کا سبب بن جاتی ہے۔

یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب کوئی بڑا عالم یا داعی کسی کام کا آغاز کرتا ہے۔ لوگ اس عالم اور اس کے کام سے متاثر ہو کر اس کے گرد جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ خود ہی نہیں آتے بلکہ اپنے ساتھ ہر طرح کا عملی اور مالی تعاون ساتھ لاتے ہیں۔ اب اس شخصیت، ادارے اور تنظیم کا مفاد اسی میں ہوتا ہے کہ جو لوگ آگئے ہیں وہ کہیں اور نہ جائیں۔ یہ لوگ گویا کہ اس فرد یا ادارے کی جاگیر ہوتے ہیں جسے ہر قیمت پر اپنے پاس رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

اب ضروری ہو جاتا ہے کہ اپنی بات کو آخری حق اور اپنے کام کو دین کے واحد مطلوبہ کام کے طور پر پیش کیا جائے۔ یہی نہیں بلکہ دوسروں پر تنقید کر کے ان کی صرف خامیاں نکال کر انہیں غیر معتبر بنانا بھی اس کام کا لازمی حصہ بن جاتا ہے۔ کوئی اور آدمی اگر اپنے کچھ لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو وہ ہمارے عتاب اور غیض و غضب کا نشانہ بن جاتا ہے۔ پھر اسے فتنہ قرار دے کر اس کی بیخ کنی کی مہم شروع کر دی جاتی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ سارے کام دین کے نام پر ہو رہے ہوتے ہیں اور عین ممکن ہے یہ سب کرنے والے خلوص دل سے اسے دینی خدمت سمجھ کر کرتے ہوں۔ مگر عملاً یہ مفادات کی جنگ ہوتی ہے جو تھوڑے عرصے میں تعصبات کی جنگ بن جاتی ہے۔ یہ رویہ معاشرے میں بدترین فرقہ واریت، نفرت اور دہشت کا ماحول جنم دیتا ہے۔ پھر وہی کچھ ہوتا ہے جو اس وقت ہمارے معاشرے میں مذہب کے نام پر ہو رہا ہے۔

مگر یہ رویہ سب ایک غلط رویہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں یہ حق صرف اور صرف اللہ کے رسولوں کو حاصل ہے کہ وہ یہ کہنے کی جرات کریں کہ من انصاری الی اللہ۔ یعنی کون راہ خدا میں میرا مددگار ہے۔ وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی ذات عین حق ہوتی ہے۔ باقی سارے لوگ عام انسان ہیں۔ وہ غیر معصوم ہیں۔ ان کی ہر رائے غلط اور ہر فہم باطل ہو سکتا ہے۔

وہ یقیناً معاشرے میں کام کریں گے، مگر اپنے کام اور نقطہ نظر کو آخری حق کے طور پر نہیں پیش کر سکتے۔ وہ لوگوں میں اپنی بات بیان کریں گے، مگر انہیں اس بات کی پوری اجازت دیں گے کہ وہ دوسروں کی چیزیں پڑھیں اور جس کی بات درست لگے اسے مان لیں۔ انہیں کسی نقطہ نظر پر تنقید کا حق حاصل ہے، مگر الزام و بہتان کی بنیاد پر کسی دوسرے فرد کو فتنہ قرار دے کر مہم چلانے کا حق کسی صورت حاصل نہیں۔ انہیں لوگوں کو ساتھ ملانے کا حق بلاشبہ حاصل ہے، مگر انہیں اپنی جاگیر سمجھ کر ہر جائز و ناجائز طریقے سے اپنا ذہنی لونڈی غلام بنانے کا حق بالکل نہیں۔

یہ رویہ غلط ہے، غلط ہے، ہر حال میں غلط ہے۔ اگر کوئی عالم یہ جان بوجھ کر کر رہا ہے تو وہ بدترین مجرم ہے۔ اگر وہ انجانے میں یہ سب کر رہا ہے تب بھی ایک بڑی خطا کا ارتکاب کر رہا ہے۔ کیونکہ جلد ہی وہ تعصبات کو حق سمجھ کر اور ان کی بنیاد پر دوسروں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ مہمیں چلا کر اپنی ساری نیکیاں گنوا دے گا۔ جس کے بعد سوائے قیامت کی ذلت و رسوائی کے کچھ نہیں بچے گا۔

اگر عام لوگ اس طرح کے ذہنی لونڈی غلام جان بوجھ کر بن رہے ہیں تو وہ قیامت کے دن اجر کے بجائے خدا کی ناراضی کا سامنا کریں گے۔ اگر انجانے میں کر رہے ہیں تو جلد ہی وہ الزام و بہتان کی کسی مہم کا حصہ بن کر خدا کے قہر کی زد میں آجائیں گے۔ جس کے بعد روز قیامت کی حسرت اور ندامت کے سوا ان کے پاس کچھ نہیں بچے گا۔

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگلیں



علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تشریح: جوانی کا مطلب یہ ہے کہ انسان لگاتار محنت و

مشقت کرتا رہے اور خون کی حرارت اسے ہر وقت جدوجہد میں لگائے رکھے۔ یہی اپنے لہو کی آگ میں جلنا ہے۔ جب کوئی ہر وقت محنت و مشقت میں مصروف رہے اور اس کی سرگرمی میں کمی نہ آنے پائے تو زندگی کی کڑواہٹیں اس کے لیے شہد بن جاتی ہیں یعنی جتنی مشکلات اسے پیش آتی ہیں، حل ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی جدوجہد کا خاص لطف اٹھاتا ہے۔

الفلاح یوتھ فورم

قیام کے مقاصد

- ★ مقدس اوراق کے لیے محفوظ جگہ فراہم کرنا
- ★ فقہی مسائل سے آگاہی
- ★ نوجوان نسل میں تعمیری اور فلاحی کاموں کے لیے شعور کی بیداری
- ★ نوجوانوں کو صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع کی فراہمی
- ★ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ
- ★ نوجوان نسل میں اتحاد اور ہم آہنگی کا فروغ
- ★ طلباء کے لیے اکیڈمیز کا قیام
- ★ کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد
- ★ عطیہ خون

ہم نے صرف سوچنے کا انداز بدلنا ہے، زندگیاں خود ہی بدل جائیں گی۔